بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۱۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان ۔ رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۵

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی — یوم جمعہ — قیمت ایک آنہ

مدینۃ المسیح

قادیان ۳۰ ماہ صلح ۱۳۲۱ ہش سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج ۸ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے، کہ حضور کو ابھی تک کھانسی کی شکایت ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بدستور ناساز ہے۔ حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی جائے۔

مولوی عبد الواحد صاحب مبلغ کشمیر "رباسی" میں بیمار ہو گئے ہیں۔ نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے مولوی محمد سلیم صاحب کو اُن کی مدد کے لئے بھیجا گیا ہے۔ احباب مولوی صاحب کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔

حافظ نبی بخش صاحب والد ماجد حکیم فضل الرحمٰن صاحب مبلغ مغربی افریقہ چند روز سے تشویشناک طور پر بیمار ہیں۔ تمام جسم پر شدید ورم ہو گیا ہے۔ احباب دُعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت عطا کرے۔

خواجہ نصیر الدین صاحب دار البرکات کا نوجوان لڑکا کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد آج وفات پا گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔

جلد ۳۰ | ۳۰ ماہ صلح ۱۳۲۱ ہش | ۱۲ ماہ محرم الحرام ۱۳۶۱ ھ | ۳۰ ماہ جنوری ۱۹۴۲ء | نمبر ۲۶

روزنامہ الفضل قادیان ۱۲ محرم الحرام ۱۳۶۱ھ

سیلز ٹیکس ایکٹ میں مناسب ترمیم کی ضرورت

پنجاب اسمبلی کا پاس کردہ سیلز ٹیکس ایکٹ کئی بار ملتوی کرنے کے بعد آخر گورنمنٹ پنجاب نے ۲۴۔ دسمبر ۱۹۴۱ء سے نافذ کر دیا۔ اس قانون کا اطلاق پنجاب کے ہر شہری اور دیہاتی دوکاندار پر ہوگا۔ اگرچہ یہ ایکٹ دوکانداروں کی طرف سے پیش کردہ بعض تبدیلیوں کے بعد جاری کیا گیا ہے تاہم اس کی موجودہ صورت میں بھی بعض پہلو ایسے ہیں۔ جن پر حکومت کو ہمدردانہ طور پر توجہ کرنی چاہیئے۔ اور دوکانداروں کی ان مشکلات کو نظر انداز نہ کرنا چاہیئے۔ جو اس ایکٹ کی وجہ سے انہیں پیش آ سکتی ہیں۔ ذیل میں چند ایسے امور کا ذکر کیا جاتا ہے:۔

یہ ٹیکس ایسے دوکانداروں پر لگایا گیا ہے۔ جن کی سالانہ فروخت کی آمد پانچ ہزار روپیہ تک ہوگی۔ گویا جس دوکاندار کی روزانہ فروخت کی آمد چودہ پندرہ روپیہ تک بھی ہوگی اصل لاگت مع منافعہ۔ اس پر بھی یہ ٹیکس عائد ہوگا۔ ظاہر ہے۔ کہ چودہ پندرہ روپیہ کی روزانہ فروخت کرنے والے دوکاندار کی روزانہ آمدنی سوائے کسی شاذ صورت کے ۱۴۔ ۱۵ آنے ہی ہو سکتی ہے۔ اور یہ اتنی قلیل آمد ہے۔ کہ آج کل کے حالات میں اس سے ایک معمولی سا کنبہ بھی بمشکل گزارہ کر سکتا ہے۔ اتنی قلیل آمدنی پر ٹیکس۔ اور ٹیکس کی ادائیگی کے لئے حساب رکھنے کی خاطر دوکاندار کو جب کلرک بھی رکھنا پڑے گا۔ تو یہ اس کے لئے بہت بڑا بار ہوگا۔ البتہ اگر کم از کم چالیس پچاس روپیہ روزانہ بکری پر ٹیکس لگایا جائے۔ تو کلرک بھی رکھا جا سکتا ہے۔ اور ٹیکس کا بار بھی برداشت کیا جا سکتا ہے۔ پس حکومت کو چاہیئے۔ کہ سالانہ بکری کی رقم کو بڑھا دے:۔

حکومت انکم ٹیکس دو ہزار سے زائد آمدنی پر لیتی ہے۔ اس لحاظ سے بھی بکری ٹیکس کے لئے پانچ ہزار کی حد بندی بہت محدود ہے۔ کیونکہ پانچ ہزار روپیہ سالانہ کی بکری میں آمدنی بہت تھوڑی ہوتی ہے:۔

اسی سلسلہ میں یہ کہنا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ دوکانداروں کے حسابات کی پڑتال بھی مناسب نہیں۔ کیونکہ تجارت کے راز ہوتے ہیں۔ اور صرف ان رازوں کی بناء پر ہی تجارت چل رہی ہے۔ اگر وہ راز فاش ہو سکتے۔ تو بہت ممکن ہے۔ کہ کئی بڑے بڑے تاجر اپنے کاروبار میں فیل ہو جائیں پھر ان کے حسابات کی پڑتال کے سلسلہ میں خواہ مخواہ ان کو تنگ کرنے کے مواقع بھی پیدا کئے جا سکتے ہیں:۔

اگرچہ یہ ایکٹ زمینداروں کی مشکلات اور نقصانات کو کم کرنے کے لئے بنایا گیا ہے۔ لیکن اس ایکٹ سے صرف چند اجناس کی خرید و فروخت کو ہی مستثنےٰ قرار دیا گیا ہے۔ یعنی گندم۔ کپاس۔ مکی۔ باجرہ اور چنے۔ لیکن چاول۔ توریہ۔ بنولے۔ گڑ۔ شکر۔ دالیں۔ تمباکو۔ مرچ۔ اور دیگر تمام اجناس کی خرید و فروخت پر بکری ٹیکس ایکٹ کا اسی طرح اطلاق ہوگا۔ جس طرح بزاز اور بساطی وغیرہ کی دوکان پر۔ اس بارے میں بھی حکومت کو زمینداروں کے لئے مزید سہولتیں پیدا کرنی چاہئیں:۔

چونکہ حکومت نے بیوپار منڈل کے مطالبات پر مزید غور کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اور مذکورہ بالا ایکٹ میں کوئی ترمیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہوئی۔ حتےٰ کہ وزیر اعظم پنجاب سر سکندر حیات خان صاحب کی واپسی تک اس کا نفاذ بھی ملتوی نہیں کر سکی جس کے لئے بیوپار منڈل نے درخواست کی تھی۔ اس لئے ۹۔ جنوری ۱۹۴۲ء سے پنجاب کے شہروں اور قصبات میں ہندو دوکانداروں نے خصوصاً ہڑتال کر رکھی ہے۔ اور مسلمان دوکاندار بھی اکثر مقامات میں اس میں شریک بتائے جاتے ہیں۔ جماعت احمدیہ اصولی رنگ میں ہڑتال کے خلاف ہے لیکن جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔ موجودہ ہڑتال کی ذمہ واری حکومت پر عائد ہوتی ہے۔ اور احمدی دوکاندار بھی وہ دقتیں محسوس کر رہے ہیں۔ جو دوسرے دوکاندار کرتے ہیں۔ گو جماعت احمدیہ کے اصول کے مطابق وہ ہڑتال نہیں کر سکتے۔ مگر بکری ایکٹ اپنی موجودہ صورت میں جو مشکلات پیدا کر سکتا ہے۔ انہیں وہ بھی واقعی سمجھتے ہیں:۔

ہمیں زمینداروں کے مفادات سے پوری پوری ہمدردی ہے۔ اس لئے بھی کہ وہ بہت خلاکت زدہ ہیں۔ اور ان کی مالی حالت بہت کمزور ہے۔ اور اس وجہ سے بھی کہ جماعت احمدیہ میں ۸۰ فیصدی زمینداروں کی تعداد ہے۔ پس زمینداروں کی بہبودی ہمیں مقدم ہے۔ مگر نہ ایسے رنگ میں جس میں ظلم کا شائبہ پایا جائے۔ ہماری رائے میں پانچ ہزار سالانہ بکری کی رقم بہت تھوڑی ہے۔ اس میں کافی اضافہ کر کے اسے ٹیکس سے مستثنےٰ کر دینا چاہیئے اور بیوپار منڈل کے ان مطالبات پر جو معقول ہیں۔ حکومت پنجاب کو ہمدردانہ غور کرنا چاہیئے:۔

جماعت احمدیہ کے مرکز کی طرف سے آئینی طور پر اس بارے میں کوشش کی جا رہی ہے۔ اور ہم امید کرتے ہیں۔ کہ حکومت تاجروں کے صحیح اور جائز مطالبات پر ہمدردانہ توجہ کرے گی:۔

جزائر شرق الہند کے احمدیوں کے لئے دُعا

جزائر شرق الہند جن میں سے جاوا۔ سماٹرا۔ بورنیو سیلیبز خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ جاپان کے حملہ کی وجہ سے سخت خطرہ میں ہیں۔ جاوا اور سماٹرا کی احمدی جماعتوں کی طرف سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں دُعا کے لئے تار آیا ہے۔ احباب کرام اس علاقہ کے احمدیوں کی خیر و عافیت کے لئے خاص طور پر ان دنوں دُعائیں کریں:۔

تحریک جدید سال ہشتم کے وعدوں میں پیچھے رہنے والے مت ہو

تمام جماعتیں جنہوں نے اپنی لسٹیں ابھی تک مکمل کر کے نہیں بھجوائیں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ وہ جلد سے جلد اپنی فہرستیں مکمل کر کے مرکز میں بھجوا دیں اسی طرح جن افراد نے ابھی تک اس طرف توجہ نہیں کی۔ انہیں چاہیئے۔ کہ بہت جلد اپنے وعدوں کی فہرستیں مکمل کر کے مرکز میں بھجوا دیں۔ تاکہ خدا تعالے کے حضور وہ سابقون میں شامل ہوں پیچھے رہنے والوں میں شامل نہ ہوں۔ سال ہشتم کے وعدوں کی آخری تاریخ ۳۱ جنوری مت بھولیں۔ اس تاریخ سے پہلے پہلے اپنا وعدہ حوالہ ڈاک کر دیں۔ کیونکہ جن وعدوں کے خطوط پر یکم فروری ۱۹۴۲ء کی مقامی ڈاک خانہ کی مہر ہوگی۔ وہ وعدے ۳۱ جنوری کی میعاد کے اندر شمار ہوں گے۔ اس کے بعد کے وعدے نہیں قبول کئے جائیں گے۔ پس احباب فوری توجہ فرمائیں۔ فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

جناب سید محمود اللہ شاہ صاحب کے ولیمہ کی دعوت

قادیان ۲۸ جنوری۔ آج بعد نماز مغرب جناب سید محمود اللہ شاہ صاحب بی۔ اے بی۔ ٹی کی دعوت ولیمہ ہوئی۔ جس کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے حسب ذیل دعوت نامہ مردوں کے لئے جاری فرمایا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عزیزم سید محمود اللہ شاہ صاحب کی دعوت ولیمہ بتاریخ ۲۸ جنوری ۱۹۴۲ء بعد نماز مغرب پرانے زنانہ جلسہ گاہ میں قرار پائی ہے۔ براہ مہربانی وقت مقررہ پر تشریف لا کر ماحضر تناول فرمائیں اور دعا میں شریک ہوں۔ والسلام خاکسار مرزا محمود احمد (خلیفۃ المسیح)

سیدہ ام طاہر حرم حضرت امیر المومنین کی طرف سے خواتین کو مدعو کیا گیا تھا۔ پانچ سو کے قریب مردوں اور عورتوں کو کھانا کھلایا گیا۔ کھانے کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے دعا فرمائی۔

محرم کے جلوس کے موقعہ پر فتنہ پردازوں کی شرارت

قادیان ۲۸ جنوری۔ آج ۴ بجے کے قریب تعزیہ کا ماتمی جلوس جب پرانے بازار میں سے گزر رہا تھا تو ایک احمدی غلام رسول صاحب ٹیلر اس وقت اپنی دوکان میں کھڑے تھے۔ انہیں دیکھ کر چند فتنہ پردازوں نے جو جلوس میں شامل تھے یہ مطالبہ کیا۔ کہ اپنی پگڑی اتار دو یا دوکان کے اندر چلے جاؤ اگرچہ یہ مطالبہ کیا بلحاظ قانون اور کیا بلحاظ اخلاق نہایت نامعقول تھا۔ تاہم شرارت سے بچنے کے لئے غلام رسول صاحب دوکان کے اندر جانے کے لئے تیار ہو گئے۔ مگر قبل اسکے کہ وہ دوکان کے اندر جاتے۔ انہیں ٹانگ سے پکڑ کر دوکان سے بازار میں گھسیٹ لیا گیا۔ اور پھر سخت زدوکوب کیا گیا۔ جس کے دوران میں انکے کپڑے پھٹ گئے۔ اور چہرہ متورم ہو گیا اس وقت اگر بعض لوگ آگے بڑھ کر غلام رسول صاحب کو انکی دوکان میں دھکیل دیتے تو بہت ممکن تھا کہ مضروب جانبر نہ ہو سکتا۔

قادیان میں جہاں احمدیوں کی اکثریت ہے۔ مجسٹریٹ صاحب اور ڈی۔ ایس۔ پی صاحب کی موجودگی میں اور سپیشل پولیس گارد کے ہوتے ہوئے پہلے اپنی دوکان میں کھڑے ہوئے ایک احمدی سے یہ مطالبہ کہ اپنی پگڑی اتار دو یا دوکان کے اندر گھس جاؤ۔ اور پھر اسے اندر جانے کا موقعہ نہ دیتے ہوئے پکڑ کر بے تحاشا زدوکوب کرنا بتاتا ہے کہ فتنہ پردازوں کے حوصلے کس قدر بڑھے ہوئے ہیں۔ اور وہ کس طرح ہر موقعہ پر فتنہ وفساد پر آمادہ رہتے ہیں۔ ذمہ دار حکام کو چاہیئے کہ ایسے لوگوں کے متعلق اپنے فرائض محسوس کریں۔ اور انکی خلاف امن حرکات کے خلاف موثر کاروائی کریں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

گناہ ایک زہر ہے اسے مت کھاؤ

(ا) "واضح رہے کہ صرف زبان سے بیعت کا اقرار کرنا کچھ چیز نہیں ہے۔ جب تک دل کی عزیمت سے اس پر پورا پورا عمل نہ ہو۔ پس جو شخص میری تعلیم پر پورا پورا عمل کرتا ہے۔ وہ میرے اس گھر میں داخل ہو جاتا ہے۔ جس کی نسبت خدا تعالے کے کلام میں یہ وعدہ ہے کہ انی احافظ کل من فی الدار یعنی ہر ایک جو تیرے گھر کی چار دیواری کے اندر ہے میں اس کو بچاؤں گا"

(ب) "دیکھو میں یہ کہہ کر فرض تبلیغ سے سبکدوش ہوتا ہوں۔ کہ گناہ ایک زہر ہے اس کو مت کھاؤ۔ خدا کی نافرمانی ایک گندی موت ہے اس سے بچو دعا کرو تا تمہیں طاقت ملے۔"

(ج) "تم بھی انسان ہو جیسا کہ میں انسان ہوں۔ اور وہی میرا خدا تمہارا خدا ہے۔ پس اپنی پاک قوتوں کو ضائع مت کرو۔ اگر تم پورے طور پر خدا کی طرف جھکو گے۔ تو دیکھو میں خدا کے منشاء کے موافق تمہیں کہتا ہوں۔ کہ تم خدا کی ایک برگزیدہ قوم ہو جاؤ گے۔" (الوصیت ص)

نمائندگان مجلس مشاورت کے انتخاب کے متعلق ہدایات

جیسا کہ قبل ازیں اعلان کیا جا چکا ہے۔ بائیسویں مجلس شوریٰ کا اجلاس ۳۔۴۔۵ ماہ شہادت (اپریل) ۱۳۲۱ ہش کو قادیان دارالامان میں منعقد ہوگا۔ احباب ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ اور نمائندگان کا انتخاب کرتے وقت مندرجہ ذیل شرائط مدنظر رکھیں

(۱) نمائندہ اس جماعت میں چندہ دینے والا ہو

(۲) جماعت میں بااثر اور صاحب رائے ہو۔

(۳) شعار اسلامی کا پابند ہو۔ یعنی ڈاڑھی رکھتا ہو

(۴) طالب علم نہ ہو

(۵) باشرح اور باقاعدہ چندہ دینے والا ہو۔ اور اس کے ذمہ کوئی بقایا نہ ہو (نوٹ) بقایادار نظارت بیت المال کی اصطلاح کی رو سے وہ ہے۔ جس نے شہری جماعت کا فرد ہونے کی صورت میں تین ماہ کا اور زمیندارہ جماعت کا فرد ہونے کی صورت میں ایک سال کا چندہ ادا نہ کیا ہو۔

(۶) جماعتیں مندرجہ ذیل نسبت سے نمائندے بھیج سکتی ہیں۔

جس جماعت کے چندہ دینے والے افراد کی تعداد ۵۰ تک ہو وہ دو نمائندے

" " " " " " ۵۱ سے ۱۰۰ تک " تین "

" " " " " " ۱۰۱ " ۲۰۰ " چار "

" " " " " " ۲۰۱ " ۵۰۰ " چھ "

" " " " " " ۵۰۱ " ۱۰۰۰ " آٹھ "

" " " " " " ۱۰۰۰ سے زائد ہو وہ بارہ "

اس نسبت میں سے جماعتوں کے امراء مستثنیٰ نہیں ہوں گے یعنی اگر ایک جماعت چار نمائندے بھیجنے کا حق رکھتی ہے تو امیر جماعت بوجہ امارت نمائندہ ہوں گے۔ اور مزید صرف تین کا انتخاب کیا جائے۔

انتخاب نمائندگان کے سلسلہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ایک اہم ہدایت یہ ہے۔ کہ جب کسی جماعت کا نمائندہ منتخب ہوتا ہے۔ تو اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ سیکرٹری یا پریذیڈنٹ یا امیر اپنی طرف سے کسی کو منتخب کر دے بلکہ ساری جماعت سے مشورہ کیا جائے۔ اور جو تحریر سیکرٹری مشاورت کے پاس بھیجی جائے۔ اس میں یہ لکھا جائے۔ کہ ہماری جماعت نے اکٹھے ہو کر مشورہ کر کے فلاں کو نمائندہ منتخب کیا ہے۔ سیکرٹری یا پریذیڈنٹ یا امیر جماعت [illegible] مشورہ سے [illegible] (پرائیویٹ سیکرٹری)

احمدی نوجوانوں کے فرائض اور ذمہ داریاں

۲۲ جنوری ۱۹۴۲ء مرکزی خدام الاحمدیہ کے ماہانہ جلسہ میں آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب نے جو تقریر فرمائی۔ وہ درج ذیل کی جاتی ہے:-

حصول ثواب کی نیت

جماعت احمدیہ کے نوجوانوں کی تربیت کی بنیاد جن اصول پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے نے رکھی ہے۔ اور جن کا بار بار اعادہ ہوتا رہتا ہے۔ ان کی موجودگی میں خدام الاحمدیہ کے فرائض اور ذمہ داریوں کے مقصد کے متعلق مجھے کچھ کہنے کی حاجت تو نہ تھی۔ مگر محض حصول ثواب کی نیت سے نیز اس لئے کہ آپ کے جو فرائض ہیں۔ وہ ہم سب کے ہیں۔ اور اس طرح میں جب انہیں بیان کروں گا۔ تو گویا اپنے تئیں یاد دہانی کراؤں گا میں نے آج تقریر کرنا منظور کر لیا ؛

احمدی نوجوانوں کا نہایت اعلیٰ مقصد

جماعت احمدیہ کے نوجوانوں کا مقصد وہی ہے۔ جو جماعت احمدیہ کا ہے۔ اسے وسیع طور پر بھی بیان کیا جا سکتا ہے۔ اور مختصر طور پر بھی۔ مگر خواہ کسی طرح بیان کیا جائے اس کے حصول کے لئے جو جد و جہد نوجوانوں کے لئے ضروری ہے۔ اس کی اہمیت کو کم نہیں کیا جا سکتا۔ آپ لوگوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ دُنیا میں جتنی مجالس ہیں۔ ان میں سے کسی کا بھی مقصد آپ کے مقصد تک نہیں پہونچتا۔ عموماً نوجوان طالب علموں کی مجالس ہوتی ہیں۔ مگر ان کی غرض محدود اور وقتی ہوتی ہے۔ وُہ یا تو تعلیمی ہی ہوتی ہے۔ یا بعض باتوں کی مشق ان کی غرض ہوتی ہے اور یا علوم میں ترقی کرنا۔ یا ورزش اور دماغی تفریح وغیرہ کی مجالس ہوتی ہیں۔ اور بعض نیم سیاسی ہوتی ہیں۔ جن کی غرض زیادہ سے زیادہ یہ ہوتی ہے۔ کہ اپنے ملک میں اپنی حکومت ہو۔ باہر کے ممالک میں بھی نوجوانوں کی بعض مجالس ہوتی ہیں۔ ان کے مقاصد نسبتاً زیادہ وسیع ہوتے ہیں۔ مگر وُہ بھی مختصر طور پر بیان کئے جا سکتے ہیں۔ بچوں اور بڑی عمر کے لوگوں کی انجمنیں بھی ہیں ؛

اٹلی میں بچوں کی مجالس

سب سے پہلے سنڈ اٹلی نے بچوں نوجوانوں۔ اور بڑی عمر والوں یعنی تینوں طبقوں کی مجالس قائم کی تھیں۔ بچوں کو فاشسٹ کبز (یعنی شیر کے بچے) کہا جاتا ہے۔ اور ان کی غرض یہ ہے۔ کہ اہل ملک میں شروع سے ہی ایسا مادہ پیدا کیا جا سکے۔ کہ بڑے ہو کر وُہ فیسی ازم کے پکے حامی ہوں۔ اور انہیں اپنے اصول پر سیاسی اور اقتصادی تعلیم دی جا سکے۔ اطاعت اور فرمانبرداری کا مادہ پیدا کیا جائے۔ اور ہر قربانی کے لئے تیار کیا جائے اور اس طرح گویا اٹلی کی تمام تحریکات کا مقصد یہیں تک پہونچ کر ختم ہو جاتا ہے کہ اٹلی کا مفاد باقی تمام مفادات سے بالا اور مقدم ہے۔ یہ مقصد سیاسی ہے۔ پھر دُوسرے ممالک میں بھی انجمنیں ہیں ؛

جرمنی میں مجالس

جرمنی میں گو اٹلی کے بعد یہ شروع ہُوا مگر وہاں اس کی نسبت بہت زیادہ سخت تنظیم کے ماتحت ایسی مجالس بنائی گئی ہیں لیکن ان سب کا مقصد یہی ہے۔ کہ جرمن نسل کی برتری اور فوقیت کو دُنیا میں قائم کیا جائے۔ گزشتہ جنگ کے نتیجہ میں فاتح اقوام نے جرمن قوم کو جس پستی کی حالت میں رکھا ہے۔ اسے دُور کر کے اس کی اصل پوزیشن کو قائم کیا جائے اور ظاہر ہے۔ کہ ان سب میں بڑی سے بڑی مجلس کی غرض بھی آپ کی غرض اور آپکے مقصد کو نہیں پہنچ سکتی ؛

خدام الاحمدیہ کی غرض

خدام الاحمدیہ کی غرض کیا ہے۔ وُہی جو احمدیت اور اسلام کی غرض ہے۔ اور وُہ یہ ہے۔ کہ اللہ تعالے کو پا لیا جائے اور ایمان جو آسمان پر جا چکا ہے اسے پھر دُنیا میں لا کر لوگوں کے دلوں میں بسا دیں۔ خدا کی بادشاہت زمین پر اتر آئے۔ اور دُنیا میں وُہ زمانہ آ جائے۔ کہ دُنیا کی سب قومیں آپس میں بھائی بھائی کی طرح رہ سکیں۔ مختلف اقوام و نسلوں کی برتری کی بجائے انسانیت کی برتری کو قائم کیا جائے جس سے یہ زندگی بھی بہشتی زندگی بن جائے۔ اور آئندہ کی بھی۔ دُنیا میں جب کوئی انسان خدا تعالے کی طرف سے مبعوث ہو کر آتا ہے۔ وُہ یہی غرض لے کر آتا ہے۔ اسلام نے بھی اسی کو سامنے رکھا ہے۔ لا الٰہ الا اللہ میں بھی یہی تعلیم دی گئی ہے۔ اور قرآن کریم بھی اسی کی تشریح ہے۔ مگر جب یہ مقصد دُنیا کی نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ تو خدا تعالے نے پھر اسے آسمان پر بجلی کی روشنی کی طرح روشن کر کے ہمارے سامنے پیش کیا۔ ہم نے اسے قبول کیا۔ اور اسے اپنی زندگیوں کا مقصد قرار دے لیا ؛

ہمارے مقصد کے مقابلہ میں سب انجمنوں کے مقاصد حقیر ہیں

پس ہمارے مقصد کے سامنے سب مجالس اور سب انجمنوں کے مقاصد حقیر ہیں آج کسی اور مجلس نے اپنا یہ مقصد قرار ہی نہیں دیا۔ اس لئے کہ دُنیا کو خدا کی ہستی پر اول تو ایمان ہی نہیں۔ اور اگر ہے۔ تو یہ ایمان نہیں۔ کہ اسے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ یہ یقین ہی نہ ہو۔ تو کوئی کوشش کیسے کر سکتا ہے صرف آپ ہی کی ایک واحد جماعت ہے جو یہ ایمان رکھتی ہے۔ اور جس نے اس کے حصول کے لئے عہد کیا ہے۔ اور اسے دُنیا میں قائم کرنے کا بیڑا اٹھایا ہے۔

جماعت احمدیہ کے سفیر دُنیا کے سامنے

ہم میں سے جو زیادہ عمر کے ہیں۔ ان میں سے کئی ہیں۔ جو اس مقصد کو حاصل کر چکے مگر وُہ آہستہ آہستہ ختم ہو رہے ہیں۔ اور اب یہ بات دُنیا کے لئے بہت اہمیت رکھتی ہے۔ کہ ہمارے نوجوان اسے کس قدر حاصل کر سکیں گے۔ بہ نسبت اس کے کہ بوڑھوں نے اسے کہاں تک حاصل کیا۔ ہاں بوڑھوں سے اس بات کا ثبوت مل سکتا ہے۔ کہ اسے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ مگر اسے چلانے والے آپ ہی ہیں۔ آپ ہی ہمارے سفیر ہیں دُنیا کے سامنے۔ ہم میں سے بڑے اپنے عہد کو نباہتے ہُوئے چلے جا رہے ہیں۔ اور نوجوانوں کے ہاتھوں میں یہ امانت ہو گی ؛

احمدی نوجوانوں کے رحم پر

ہم لوگ اس لحاظ سے آپ نوجوانوں کے رحم پر ہیں۔ کہ جب ہم گزر جائیں گے۔ تو احمدیت کی تصویر دُنیا میں کھینچنا آپ کے اختیار میں ہوگا۔ اور وُہی تصویر آئندہ دُنیا میں رائج ہو گی۔ آپ چاہیں۔ تو بھونڈی تصویر کھینچ دیں۔ اور اب تک جو کچھ ہُوا۔ اس پر پانی پھیر دیں۔ اور دُنیا کو ہمیشہ کے لئے اس چشمہ سے محروم کر دیں۔ اور چاہیں تو یہ تصویر نہایت خوبصورت کھینچ دیں۔ اور ہر لحظہ احمدیت کے چشمے ہو سکتے ہیں ۔۔۔ جنہیں۔ اور آپ کی ذاتوں سے نور دُنیا کے کونے کونے میں پھیل جائے۔ اور دُنیا میں اُجالا ہی اُجالا ہو جائے۔ اور اس طرح آپ اللہ تعالے سے بھی اجر پانے والے ہوں۔ اور ہماری روحیں بھی آپ سے خوش ہوں۔ یہ مقصد ہے خدام الاحمدیہ کا۔ اسے ذہنوں میں وسیع بھی کر سکتے ہیں۔ اور مختصر طور پر بھی۔ کہ جس خدا سے دُنیا نے مونہہ پھیر لیا تھا۔ اسے پھر منوا دیں۔ اور خدا کے ہاتھ میں انسانوں کا ہاتھ دے دیں۔ اور اس کا خوف دلوں میں پیدا کر دیں ؛

بہت بلند مقصد

یہ مقصد بہت بلند ہے۔ اول تو دُنیا خدا کو مانتی ہی نہیں۔ اور اگر بعض قومیں مانتی ہیں تو پوری صفات والا نہیں مانتیں۔ ایسے خدا پر آج ایمان نہیں۔ جو دُعاؤں کو سُن سکتا۔ اور آج بھی کلام کر سکتا ہے۔ گو یہ ہو۔ کہ پہلے دُعائیں سنتا اور کلام کرتا تھا۔ مگر آپ نے ایسے خدا سے صُلح کرانی ہے۔ اور اس کے لئے سب سے پہلے یہ ضروری ہے۔ کہ آپ کو اللہ تعالے کی صفات کا پورا پورا علم ہو اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے حتیٰ کہ سوتے ہُوئے بھی آپ کی سب کانشس مائینڈ کو اللہ تعالے کی کامل صفات کا احساس ہو اور آپ کو ہر چھوٹی سے چھوٹی بات میں خدا تعالے کی کوئی نہ کوئی صفت جلوہ گر نظر آئے جب تک آپکو خود خدا تعالیٰ کی معرفت نہ ہو۔ آپ اسے آگے نہیں پہنچا سکتے ؛

نوجوانوں کے لئے ضروری امور

اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ دستور العمل ہر وقت آپکے سامنے ہو۔ اور یہ دستور العمل قرآن کریم ہے کم سے کم اس کے ابتدائی متن جن سے موٹے طور پر انسان خدا تعالے اور اسکی صفات کو سیکھ سکتا ہے۔

اس سے تو ہمارے نوجوان آگاہ ہونے چاہئیں پھر یہ بھی ضروری ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے جو نمونہ دنیا کے لئے قائم کیا یعنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ان کی زندگی کے موٹے موٹے واقعات سے بھی واقفیت ہونی ضروری ہے۔ جن سے معلوم ہو سکے کہ قرآن کریم پر عمل کیسے کرنا چاہیئے۔ پھر اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے جو نمونہ بھیجا۔ ان کی زندگی سے بھی آگاہی چاہیئے اور یہ معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ وہ زندگی کے نمونہ کے لحاظ سے ہم کیا چاہتے تھے۔ اس کے بعد جو جرنیل ہمیں اللہ تعالیٰ نے عطا کیا ہے۔ اور جس کی قیادت میں وہ جنگ جو نیکی اور بدی کے درمیان جاری ہے ہم لڑ رہے ہیں۔ ان کی ہدایات پر پوری طرح عمل ہونا چاہیئے۔ اور وہ آپ کی ذہنی زندگی کا حصہ بن جانی چاہئیں۔

آپ لوگوں میں سے اکثر ایسے ہیں جو احمدیت میں پیدا ہوئے۔ اور اسی ماحول میں پرورش پائی۔ اس لئے آپ کے ذہنوں کو ان باتوں سے صاف ہونا چاہیئے۔ جو ہم لوگوں کے ذہنوں میں پہلے سے رچ چکی تھیں۔

دنیا کی نئی عمارت بنانے کی تیاری

پھر آپ لوگوں کے سامنے آج وہ عمارت گر رہی ہے۔ جسے گرا کر اس کی جگہ نئی بنانا آپ کا مقصد ہے۔ اور اس سے آپ کے دلوں میں یہ گھبراہٹ پیدا ہونی چاہیئے۔ کہ کیا ہم نئی عمارت بنانے کے لئے تیار بھی ہو گئے ہیں۔ دنیا میں اور کوئی جماعت نہیں جو اس عمارت کے بنانے کا بیڑا اٹھانے والی ہو۔ کہ جو ہم سمجھتے ہیں بننی ہے۔ اگرچہ بعض لوگوں نے ابھی سے اس پر خیال آرائیاں شروع کر دی ہیں۔ پھر ان کے سامنے کوئی نہ کوئی ڈھانچہ ہے۔ مگر ہم نے ان سب میں تبدیلیاں کرنی ہیں۔ اور ایسے رنگ میں اسے بنانا ہے جیسے اللہ تعالیٰ چاہتا ہے۔ کہ اسے بنایا جائے۔ یہ نہیں کہ جیسے ہم نے بنا لیں۔ بلکہ ضروری ہے کہ اسلام نے جو طریق بتایا ہے اس کے مطابق بنائیں۔ ہر شعبہ میں ہم نے دنیا کے نظام کو بدلنا ہے اس لئے ہمیں اس کی تفاصیل سیکھنی چاہئیں تا اگر کسی کو باہر بھیجا جائے۔ اور فرض کرو کوئی ملک اسے ماننے کے لئے تیار بھی ہو جائے اور وہاں کے لوگ پوچھیں کہ بتاؤ وہ کونسا نظام ہے جو تم پیش کرتے ہو۔ تو وہ اسے اچھی طرح بیان کر سکے۔ اس دھکے کے بعد دنیا پیاسی ہوگی۔ کہ کوئی ایسا نظام اسے مل جائے۔ جس پر چلکر وہ پچھلی غلطیوں سے بچ جائے۔ اور وہ زیادہ خوشحال ہو سکے۔ پھر صرف اصول بتا دینا کافی نہ ہوگا۔ بلکہ لوگ جرح کریں گے۔ اور کئی سوالات کریں گے۔ اس لئے ان کا سیکھنا ضروری ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی صفات اور یہ کہ اس کی برکتیں کیسے مل سکتی ہیں اس کا پوری طرح علم ہونا ضروری ہے۔

خدا تعالیٰ کی مرضی کیا ہے؟

ہم نے عملی طور پر احمدیت کو دنیا میں قائم کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کو دنیا میں جاری کرنا ہے۔ اور اس کے لئے سب سے پہلے یہ علم ہونا ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ کی مرضی کیا ہے۔ اور جب یہ معلوم ہو جائے تو ذہنی ترقی مکمل ہو چکی ہوگی۔

عملی نمونہ پیش کرنیکی ضرورت

بے شک ہماری جماعت کے بعض حصوں نے کافی ترقی کی ہے۔ مگر یہ انفرادی نمونے ہیں۔ لیکن جماعتی رنگ میں بھی ہمیں نمونہ بننا چاہیئے۔ تا اگر کوئی پوچھے۔ کہ احمدیت کو قبول کر کے دنیا کیسی ہو جائے گی۔ تو ہم اسے بتا سکیں۔ قادیان میں ہم ایسا نمونہ پیش کر سکتے ہیں۔ بعض اور دیہات ہیں جن میں احمدی الگ ہیں۔ اور وہاں ہم ایسا نمونہ قائم نہ کرنے کی وجہ سے ملزم بن رہے ہیں۔ پس ہمیں اقتصادی اور تمدنی نظام میں نمونہ بننا چاہیئے۔ کیونکہ جب تک کوئی نمونہ سامنے نہ ہو۔ ہم تیاری کیسے کر سکتے ہیں۔

ہر قربانی کے لئے تیار رہو

پس پہلی ضروری چیز تو یہ ہے کہ علم حاصل کیا جائے۔ اور دوسری ضروری چیز نظام کی روح کی پابندی ہے۔ ہمیں یہ ثابت کر دینا چاہیئے۔ کہ ہم سے جس قربانی کا بھی مطالبہ کیا جائے گا۔ ہم اسے پیش کر دیں گے۔ جو شخص اپنا آدھا گھنٹہ وقت نہیں دے سکتا وہ جان بھی نہیں دے سکتا۔ جو شخص ایک دو پیسہ کی قربانی کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ وہ سارا مال قربان کرنے کے لئے کیونکر تیار ہو سکتا ہے۔

پس نظام کی روح کی پوری پوری پابندی سیکھنی چاہیئے۔ اور اس کی ایسی مشق ہونی چاہیئے کہ جس طرح ریل پٹڑی پر چلتی ہے۔ اسی طرح آپ کی زندگی ان اصول پر چل رہی ہو۔ اور یہ نظامی روح کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ دوسرے ملکوں میں ڈسپلن کی پابندی کے آج ایسے ایسے نمونے نظر آتے ہیں۔ کہ جنہیں دیکھ کر ہمیں شرم آتی ہے۔ ہم میں اچھی کئی ہیں۔ جو چھوٹی چھوٹی باتوں پر سستی دکھاتے ہیں۔ اور بہانے بناتے ہیں۔ لیکن جب تک ہم میں ایک بھی ایسا آدمی ہے۔ ہمیں چین نہیں آنا چاہیئے۔ پہلے اپنے دلوں کو خدا تعالیٰ کا عرش بنا لیں۔ تب ہی دوسروں کو منوا سکتے ہیں۔ چاہیئے کہ ہماری ہر حرکت اور ہر سکون سے خدا تعالیٰ نظر آئے۔ ہم میں سے ہر ایک کو یہ یقین ہونا چاہیئے۔ کہ وہ ایسا ستون ہے جس پر دین اور اسلام کی عمارت کھڑی ہے۔ اور اگر وہ ذرا ڈگمگایا تو تمام عمارت گر جائے گی۔ یہ کبھی خیال بھی نہ کرو کہ اتنے لاکھ اور ہیں۔ بلکہ یہ سمجھو کہ ہر ایک تم میں سے اکیلے ہی علمبردار ہے۔ اور تم نے اکیلے ہی نمونہ قائم کرنا ہے۔

احمدی نوجوان ہمارے امین ہیں

یاد رکھیں کہ آپ لوگ ہمارے امین ہیں آئندہ نسلوں کے لئے احمدیت کے نقیب ہیں۔ اور اسلام کے علمبردار ہیں۔ یا تو تم ہمیں آئندہ نسلوں کے سامنے سرخرو کرو گے۔ اور وہ کہیں گے کہ جن کے یہ لوگ خلف ہیں۔ وہ سلف کیسے اچھے ہوں گے۔ یا پھر ہمیں ان کے سامنے شرمندہ کرو گے۔ تمہیں دیکھ کر وہ یہ خیال کریں گے۔ کہ تحریک احمدیت محض ایک وقتی ابال تھا۔ ایک وقت میں یونہی اس کا چرچا ہو گیا۔ ورنہ حقیقت کچھ نہ تھی۔

ہر ملک میں کم از کم دس بیس مبلغ

آپ لوگوں کو چاہیئے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے نور کو دنیا میں پھیلانے والے ہوں۔ اور اس عظیم الشان کام کے لئے فوراً تیاری بھی کرنی چاہیئے۔ تا جنگ کے معاً بعد وہ کام کے لئے میدان میں آ سکیں۔ اور زیادہ نہیں۔ تو ہر ملک میں کم سے کم دس دس بیس بیس آدمی تو بھجوائے جا سکیں۔ تا جو وہاں اس عمارت کی بنیاد تو ڈال دیں جو اللہ تعالیٰ بنانا چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے جو چیز دنیا میں قائم کرنی ہے۔ وہ میں نے تم کو دی ہے۔ اس سے ہمارے حوصلے کتنے بلند ہونے چاہئیں۔ اور اگر ہم اسے پھیلانے کی کوشش نہ کریں گے۔ تو اللہ تعالیٰ اسے پھیلائے گا تو ضرور۔ مگر کسی اور قوم کے ذریعہ پھیلا دے گا۔ اور وہی اس کی نعمتوں اور برکتوں کی وارث ہوگی۔

قادیان کے نوجوان

قادیان کے نوجوانوں پر جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آنکھوں کے سامنے تربیت پا رہے ہیں۔ بہت بڑی ذمہ واری ہے۔ انہیں اس کام کے لئے عزم کرنا چاہیئے اور اگر وہ یہ عزم کر لیں۔ کہ انہوں نے دنیا میں خدا تعالیٰ کی بات کو پھیلانا ہے۔ اور وہ امانت دنیا تک پہونچانی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ ان کی تمام کمزوریوں کو دور کر دے گا۔

آخر میں میں دو باتوں پر زور دیتا ہوں۔ میں نے تجربہ سے دیکھا ہے۔ کہ ان پر قائم ہونے سے اللہ تعالیٰ بہت برکت دیتا ہے۔ اور ان سے پھسلنے میں ساری زندگی میں فساد پیدا ہو جاتا ہے۔

سچ کو کبھی ہاتھ سے نہ جانے دیں

اول یہ کہ کچھ بھی حالات ہوں۔ انسان سچ کو کبھی ہاتھ سے نہ جانے دے۔ کوئی بھیانک سے بھیانک جرم بھی اگر کسی سے ہو جائے تو صفائی سے اسے بیان کر دے۔ اور اس کی سزا برداشت کرے۔ یہ اس سے بہت اچھا ہے کہ جھوٹ بول کر یہ ثابت کیا جائے۔ کہ تم نے یہ جرم نہیں کیا۔

پابندی عہد

دوسری بات پابندی عہد ہے۔ خواہ جان قربان کرنی پڑے۔ مگر اپنے عہد سے ادھر ادھر مت ہو۔ اگر کسی سے کوئی عہد کیا ہے تو اسے پورا کرو عہد کرنے سے پہلے اچھی

آج ۹ بجے صبح نصرت گرلز سکول والی سڑک پر وقار عمل منایا جائے گا۔ ہر احمدی کی حاضری ضروری ہے۔

طرح سوچ لو۔ مگر جب کر لو۔ تو پھر خواہ اسے پورا کرنے میں جان بھی جائے اسے پورا کر کے رہو۔ اور اس کا یہانتک خیال رکھو کہ دنیا سمجھ لے۔ کہ خواہ کچھ ہو احمدی جھوٹ نہیں بولے گا۔ اور اپنے عہد سے نہیں پھرے گا۔ خواہ جان بھی چلی جائے۔

احمدیت کی ابتدائی باتوں کے برابر بھی نہیں

آخر میں مَیں اتنا کہنا چاہتا ہوں۔ کہ جب کبھی کوئی بات سلسلہ کی میرے سامنے آتی ہے میں اس کے متعلق سوچتا ہوں۔ اور بڑے بڑے نظاموں والے لوگوں نے مجھ سے باتیں کی ہیں۔ بلکہ بعض اوقات پہلے میں نے خیال کیا کہ میں ان سے کس طرح باتیں کر سکوں گا۔ مگر جب کبھی بات چیت ہوئی۔ میں نے محسوس کیا ہے۔ کہ کسی نے کبھی بھی احمدیت کی ابتدائی باتوں کے برابر بھی کوئی بات نہیں کی۔ ہمیں اللہ تعالےٰ نے بڑا علم دیا ہے۔ مگر اس سے پوری طرح فائدہ اسی صورت میں اٹھایا جا سکتا ہے۔ کہ ہم عمل میں کمزوری نہ آنے دیں

ایک تڑپ

میرے دل میں ایک تڑپ ہے اور جب میں دیکھتا ہوں۔ کہ ابھی ہم میں سے بعض ایسے ہیں۔ جو ابتدائی مراحل بھی طے نہیں کر سکے۔ تو بہت تکلیف ہوتی ہے۔ اب تو آگے قدم اٹھانے کا وقت ہے۔ ہم نے دنیا کا استاد بننا ہے۔ اور اس کام کی تیاری کے لئے جتنا بھی وقت دینا پڑے۔ دینا چاہیئے۔ اس کے لئے قربانی کی ضرورت ہے۔ آپ میں سے ہر ایک کو یہ اچھی طرح سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ اس نے اپنی ساری جوانی۔ بلکہ ساری زندگی قربان کرنی ہے۔ ہر ایک یہ سمجھ لے۔ کہ اس پر موت وارد ہو رہی ہے۔ تا دنیا کے لئے جو آج مر رہی ہے۔ زندگی کا سامان ہو۔ اور آئندہ دنیا خوشیوں اور مسرتوں میں بسر ہو۔ انسان چین سے زندگی گذاریں۔ اور خدا کے بندے بن جائیں۔

غیر مبایعین کا چیلنج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو

غیر مبایعین اب اس حد کو پہونچ چکے ہیں۔ کہ انہیں جماعت احمدیہ یا جماعت کے مقدس امام کی مخالفت کرتے وقت یہ امر بالکل مدنظر نہیں رہتا کہ ان کے اعتراض کا نشانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بن رہے ہیں۔ اخبار پیغام صلح ۱۷ جنوری ۱۹۴۲ء میں ایک صاحب ”خاتم النبیّن“ کے معنوں پر مبلغ پانصد روپیہ انعام کے عنوان سے لکھتے ہیں۔

”حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے خاتم النبیّن کے معنی نہ تو نبیوں کی مُہر کئے ہیں۔ نہ نبیوں کی انگوٹھی کئے ہیں۔ نہ نبیوں کی زینت کئے ہیں۔ اور نہ نبیوں کی تصدیق کرنے والا کئے ہیں۔ اور نہ نبیوں میں سے افضل کئے ہیں۔ بلکہ یہ کئے ہیں کہ انا خاتم النبیّن لانبی بعدی۔ میں خاتم النبیین ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ مرزا محمود احمد صاحب اور ان کے رفقاء کو جو خاتم النبیّن کے معنی آخری نبی کی بجائے نبیوں کی مہر۔ یا انگوٹھی یا زینت کرتے ہیں وغیرہ میرا یہ چیلنج ہے۔ کہ وہ صرف ایک حدیث نبوی ایسی پیش کر دیں جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہو۔ کہ میں خاتم النبیّن ہوں۔ یعنی میں نبیوں کی مُہر یا انگوٹھی یا زینت ہوں یا تصدیق کرنے والا ہوں۔ یا میں خاتم النبیّن ہوں یعنے افضل النبیین ہوں۔ ایسی ایک حدیث پیش کرنے پر خواہ وہ ادنیٰ پایہ کی ہی ہو۔ میں مبلغ پانصد روپیہ ان کی خدمت میں پیش کروں گا۔ اگر وہ ایسا نہ کر سکیں اور ہرگز نہ کر سکیں گے۔ تو یاد رکھیں کہ اس مسئلہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صریح فیصلہ کو رد کر کے وہ اپنے ایمان کو خطرہ میں ڈال رہے ہیں۔“

بظاہر یہ طرز بیان فیصلہ کُن نظر آتا ہے۔ لیکن اس میں تھوڑا سا تدبّر اس طرف راہنمائی کرتا ہے کہ یہ چیلنج ”مرزا محمود احمد صاحب اور ان کے رفقاء کو“ نہیں بلکہ درحقیقت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بارہا اپنی کتابوں میں تفصیل کے ساتھ خاتم النبیین کے معنی نبیوں کی مُہر۔ نبیوں سے افضل۔ اور نبیوں کی تصدیق کرنے والا کئے ہیں۔ پس اگر یہ ثابت ہو جائے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بھی وہی مذہب ہے جو جماعت احمدیہ اور اس کے امام کا ہے۔ تو ماننا پڑے گا۔ کہ پیغامی مبلغ سید اختر حسین صاحب گیلانی کا چیلنج اس زمانہ کے اس حکم و عدل امام کو ہے جس کے علم پر علم دین کی بنیاد ہے اور جو اس جہالت سے پُر زمانہ میں منفرد طور پر خدا تعالےٰ کی طرف سے دین کی تعلیم کا استاد مقرر کیا گیا۔ اس صورت میں یہ کتنی جسارت ہے کہ اس عظیم الشّان انسان کے فیصلہ کی مخالفت کی جائے۔ بحالیکہ گیلانی صاحب اور ان کے امیر اسے اپنا پیشوا اور مقتدا تسلیم کریں۔ اس طرح گویا چیلنج کیا جاتا ہے۔ کہ نعوذ باللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور حضور کے اقوال مبارک کے صریح خلاف لکھ گئے ہیں۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ولا یقول ھٰذا العبد الا ما قال النبیّ صلی اللہ علیہ وسلم ولا یخرج قدماً من المھدیٰ (الاستفتاء ص۱۷) یعنے یہ شخص نہیں کہتا مگر وہ جو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اور یہ ہدایت کے راستہ سے ایک قدم بھی باہر نہیں رکھتا۔

حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۹۶ پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک الہام درج ہے۔ ”خدا کی فیلنگ اور خدا کی مُہر نے کتنا بڑا کام کیا۔“ اور حاشیہ میں حضور تحریر فرماتے ہیں۔ ”اس کے یہ معنے ہیں کہ خدا نے اس زمانہ میں محسوس کیا۔ کہ یہ ایسا ناساز زمانہ آگیا ہے۔ جس میں ایک عظیم الشّان مُصلح کی ضرورت ہے اور خدا کی مُہر نے یہ کام کیا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے والا اس درجہ کو پہونچا۔ کہ ایک پہلو سے وہ اُمتی ہے اور ایک پہلو سے نبی۔ کیونکہ اللہ جل شانہٗ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو صاحب خاتم بنایا یعنی آپ کو افاضۂ کمال کے لئے مُہر دی۔ جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی اسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیّن ٹھہرا۔ یعنے آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے۔ اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے۔ اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی۔“

آخری فقرہ سے یہ بھی ثابت ہے۔ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزدیک خاتم النبیّن کے معنی افضل النبین کے بھی ہیں۔ افضلیت کا مفہوم کشتی نوح کے ص۱۵ پر یوں درج ہے۔

”خدا ایک۔ اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم اس کا نبی ہے۔ اور وہ خاتم الانبیاء ہے۔ اور سب سے بڑھ کر ہے۔“ پھر اسی جگہ فرماتے ہیں:۔ ”پس جو کامل طور پر مخدوم میں فنا ہو کر خدا سے نبی کا لقب پاتا ہے۔ وہ ختم نبوت کا خلل انداز نہیں۔“

پھر حضور فرماتے ہیں۔ نبیّنا الذی ھو افضل الانبیاء (الاستفتاء ص۲۷) خاتم الانبیاء کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں۔ وان نبیّنا خاتم الانبیاء لا نبیّ بعدہٗ الّا الذی ینوّر بنورہٖ ویکون ظھورہٗ ظلّ ظھورہٖ (الاستفتاء ص۲۳) یعنی ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں۔ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں سوائے اس کے جو حضورؐ کے نور سے منوّر ہوتا ہے۔ اور جس کا ظہور حضورؐ کے ظہور کا ظلّ ہے۔ کشتی نوح میں ہے ”وہ خاتم الانبیاء ہے...... اب بعد اس کے کوئی نبی نہیں۔ مگر وہی جس پر بروزی طور سے محمدیت کی چادر پہنائی گئی۔ کیونکہ خادم اپنے مخدوم سے جدا نہیں۔ اور نہ شاخ اپنی بیخ سے جدا ہے۔“ (ص۱۵)

ان تحریرات سے ثابت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزدیک خاتم النبیّن کے معنے نبیوں کی مہر۔ افضل ترین نبی۔ اور ایسا نبی ہیں۔ جس کی پیروی نبوت کے مقام پر پہونچاتی ہے۔ لیکن غیر مبایعین باوجود اس امر کے حضور کی تعلیم کی مخالفت میں بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ دراصل جو چیلنج اختر حسین صاحب نے جماعت احمدیہ کو دیا ہے۔ وہ ہمارے ہادی و راہنما حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو چیلنج ہے۔ کیونکہ ہم حضور کی تعلیم کے پابند ہیں۔

خاکسار۔ ناصر احمدؐ واقف تحریک جدید

اعلان تعطیل

۲۹ ماہ صلح آخری جمعرات کی تعطیل کی وجہ سے ۳۰ ماہ صلح بروز جمعہ الفضل شائع نہ ہوگا۔ احباب کرام اور ایجنٹ مطلع رہیں۔

مینیجر الفضل

ختم نبوۃ کے متعلق مخالفین کی کتب کی تلاش

ختم نبوت کی حقیقت پر جامع اور مفصل رسالہ کی تالیف کے سلسلہ میں ایسی کتابوں اور رسالہ جات کی ضرورت ہے۔ جو اس موضوع پر شائع ہو چکے ہیں۔ بالخصوص ان کتب کی ضرورت ہے۔ جو مخالفین سلسلہ احمدیہ کی طرف سے طبع ہوئی ہیں۔ میں نے اس بارے میں قبل ازیں بھی اعلان کیا تھا۔ جس پر چند بزرگوں نے رسالے بھیجے ہیں۔ اور بعض احباب نے کتابوں کے پتے بتائے ہیں لیکن ابھی مزید ضرورت ہے۔ اسلئے ایک مرتبہ پھر درخواست کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے رسالہ زیر تالیف اسی سال مکمل کرنے کا ارادہ ہے۔ خاکسار ابوالعطاء جالندھری قادیان

"مصباح" کے معاونین کیلئے دعاء!

اللہ تعالیٰ نے جزائے خیر دے جناب سیٹھ عبداللہ اللہ دین صاحب اور ان کی بیگم صاحبہ محترمہ کو کہ وہ "مصباح" کی قابل قدر امداد کر رہے ہیں۔ اسوقت ان کی کوشش اور توجہ سے حسب ذیل مستقل اعانت مل رہی ہے:۔

محترمہ بیگم صاحبہ جناب سیٹھ صاحب ۔/۱/۵
بیگم جناب ڈاکٹر غلام احمد صاحب ۔/۱/۵
بیگم جناب سیٹھ فاضل اللہ دین صاحب ۔/۱/۵
محترمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ بنت جناب سیٹھ عبدالحمید اللہ دین صاحب ۔/۱/۱
محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ بنت جناب سیٹھ عبداللہ اللہ دین صاحب ۔/۱/۱
نواب اکبر یار جنگ صاحب بہادر ۔/۱/۵
بیگم صاحبہ جناب نواب صاحب موصوف ۔/۱/۵
۔/۱/۲۷

نواب صاحب اور ان کی بیگم صاحبہ نے یہ امانت اس شرط پر قبول فرمائی ہے۔ کہ جناب سیٹھ صاحب اور ان کی بیگم صاحبہ محترمہ ان کے لئے روزانہ دعا کریں۔ جسے جناب سیٹھ صاحب اور ان کی بیگم صاحبہ نے منظور فرما لیا ہے۔

جناب سیٹھ صاحب اعلان فرماتے ہیں۔ کہ جو بھائی یا بہنیں مصباح کو ماہوار ۔/۱/۵ سے حسب توفیق ایک روپیہ تک امداد کا وعدہ کریں۔ وہ اور ان کی بیگم صاحبہ محترمہ ان کیلئے روزانہ دعا کرنے کا وعدہ کرتے ہیں۔

احباب کو اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

منیجر رسالہ مصباح قادیان

مؤدبانہ التماس

الفضل کے شمارہ ۱۸ و ۱۹ میں ان احباب کی فہرست شائع ہوئی ہے۔ جن کا چندہ الفضل ختم ہو چکا ہے۔ یا ۲۰ر فروری ۱۹۴۲ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ احباب سے مؤدبانہ التجاء ہے۔ کہ اپنا نام فہرست میں دیکھ کر بہت جلد چندہ ارسال فرمادیں۔ جو دوست ۸ر فروری تک اپنا چندہ ارسال فرمادیں گے۔ ان کی خدمت میں وی۔ پی ارسال نہیں ہونگے۔ لیکن جن احباب کا اس تاریخ تک چندہ وصول نہیں ہوگا۔ ان کی خدمت میں ۸ر فروری کو وی۔ پی ارسال کر دیئے جائیں گے۔ ہم احباب سے عرض کر دینا چاہتے ہیں کہ وی۔ پی سے ان پر تین آنہ کا زائد خرچ پڑ جاتا ہے۔ اور موجودہ حالات میں ضروری ہے کہ ہر ممکن کفایت کا طریق اختیار کیا جائے۔ لہذا احباب کو چاہیئے۔ کہ رقم بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمایا کریں۔ بعض احباب رقم ارسال کرنے یا وی۔ پی کے روکنے کی اطلاع دینے میں بڑی دیر کر دیتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ ان کی خدمت میں وی۔ پی ارسال کر دیا جاتا ہے۔ اور پھر بلا وصولی واپس آجانے کی صورت میں دفتر کو بلاوجہ نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ امید ہے۔ احباب اس بارے میں پورے تعاون سے کام لیں گے۔

(منیجر)

وصیتیں

نوٹ :۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کر دے سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۶۰۴۳ :۔ منکہ سیدہ آسیہ بنت سید سمیع اللہ صاحب قوم سید پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن سید منزل سیالکوٹ شہر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۴/۱۲/۴۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اسوقت میری جائیداد بشکل زیور جس کی قیمت ۱۰۰ روپے ہے۔ اس زیور کے ⅛ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ کہ مبلغ ۱۲ روپے چار آنے ہیں۔ اور میں نے اس وقت ادا کر دیا ہے۔ اور آئندہ بھی جو چیز جائیداد کی صورت میں مجھے ملیگی۔ یا میری پیدا کردہ ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ اس کا ⅛ حصہ ادا کر دونگی۔ تاکہ میرے ورثاء پر موت کے وقت کوئی بقایا نہ رہ جائے۔ تفصیل زیور حسب ذیل ہے۔ ایک جوڑی کانٹے وزن ۸ ماشہ قیمت ۴۰ اور ایک عدد نکلس وزن ایک تولہ نو ماشہ قیمت ۶۰ روپے۔ میری کل جائیداد صرف یہی ہے جس کی تفصیل درج کر دی ہے۔ الامۃ: سیدہ آسیہ بقلم خود سید منزل سیالکوٹ شہر گواہ شد: سید محمد شریف سید منزل۔ گواہ شد: سیدہ رفعت معلمہ دینیات سید منزل

نمبر ۶۰۴۴ :۔ منکہ حبیب اللہ ولد چوہدری جلال دین صاحب سیال قوم جٹ سیال۔ پیشہ طالب علم عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن موضع جوڑہ ڈاکخانہ قصور ضلع لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۷ رصلح ۱۳۲۱ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں طالب علم ہوں۔ میرے تعلیمی اخراجات میرے والدین کے ذمہ ہیں۔ مجھے ۱۰ روپے بطور جیب خرچ ملتے ہیں۔ جن کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز یہ بھی اقرار کرتا ہوں۔ کہ آئندہ جو جائیداد یا ماہوار آمد پیدا کرسکونگا۔ اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جسقدر جائیداد ہو۔ اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ چونکہ چھٹیوں میں مجھے کوئی جیب خرچ نہیں ملتا۔ اسلئے چندہ بھی ادا نہیں کرسکونگا۔ العبد: حبیب اللہ سیال متعلم بی۔ اے ۳۲ ڈیوس روڈ لاہور۔ گواہ شد:۔ فتح محمد سیال۔ گواہ شد:۔ ر ل محمد نائب انچارج مقامی تبلیغ۔

نمبر ۶۰۴۵ :۔ منکہ شریفہ بی بی زوجہ نذیر احمد قوم جٹ چجہ عمر قریباً ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن دانہ زید کا ڈاکخانہ گھٹیالیاں تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۴/۱/۴۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری مندرجہ ذیل جائیداد ہے۔ ۱۔ حق مہر تین صد روپیہ جو زیور مالیتی تین صد روپیہ کی صورت میں وصول کر چکی ہوں۔ میری اور کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میں اپنی جائیداد مندرجہ ضمن نمبر ۱ کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرا دوں۔ تو یہ رقم میری رقم واجب الاداء سے منہا کر دی جائے گی۔ نیز اگر میری وفات کے وقت کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ: شریفہ بی بی نشان انگوٹھا گواہ شد:۔ اسد اللہ خان بیرسٹر ایٹ لاء ٹمپل روڈ لاہور۔ گواہ شد: محمد شمس الدین قریشی

نمبر ۶۰۴۶ :۔ منکہ سماۃ زہرہ بیگم زوجہ عبدالرزاق خاں درو قوم یوسف زئی پٹھان عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۸ء ساکن ریاست پونچھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۹/۱۰/۴۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائیداد منقولہ نہیں ہے لیکن میرا موجودہ زیور ہے جسکی تفصیل حسب ذیل ہے۔ ایک عدد جوڑا کانٹے طلائی وزن اندازاً ۵ ماشہ قیمت اندازاً ۲۲ روپے اور میرا حق مہر میرے خاوند کے ذمہ واجب الاداء ہے۔ اور وہ پانصد روپیہ ہے۔ لہذا میں مبلغ پانصد بائیس روپے کی وصیت بحصہ 1/10 بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور اقرار کرتی ہوں کہ اس رقم کا 1/10 حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں انشاء اللہ اپنی زندگی میں ہی داخل کرا دونگی میری وفات کے بعد اگر میری اور کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ:۔ زہرہ بیگم

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن۔ ۲۷ر جنوری۔ آج مسٹر چرچل نے ہاؤس آف کامنز میں جنگ کی رفتار پر ۵۴ منٹ تقریر کی۔ آپ نے کہا۔ امریکہ سے میری واپسی کے بعد اخبارات میں ایسے مضامین شائع ہوئے ہیں۔ جن کی موجودگی میں ضروری ہے کہ میں ہاؤس سے مطالبہ کروں۔ کہ میری گورنمنٹ پر اعتماد کا ووٹ پاس کرے۔ آزادانہ بحث کے لئے تین روز وقف کئے گئے ہیں۔ ہر ممبر کو پوری آزادی سے ہر بات کرنے کا حق ہوگا۔ ہمیں بھیانک خبروں کے سننے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ اوران کے ساتھ جنگی وزارت اور ذمہ وار افسروں کی غلطیوں اور کوتاہیوں کی داستانیں بھی۔ عین اغلب ہے کہ ہم مشرق بعید کے متعلق زیادہ بری خبریں سُنیں۔ کیونکہ وہاں حالات بہت خراب ہو چکے ہیں۔ اور بدتر ہونے والے ہیں۔ اگرچہ پچھلے ہفتہ وہاں کی اتحادی فوجوں کو بھاری کمک پہنچ چکی ہے۔ مشرق بعید میں ہماری کمزوری کی وجہ یہ ہے کہ ہم نے لیبیا میں اپنی پوزیشن کو مضبوط کیا۔ رُوس کو بہت سی امداد بہم پہنچائی۔ کیونکہ مشرق بعید میں جنگ چھڑنے کا کوئی اندیشہ نہ تھا۔ اگر اس حالت کے لئے کسی پر الزام آسکتا ہے۔ تو وہ میں ہوں۔ مسٹر ڈف کوپر یا کوئی اور نہیں۔ پرل کی بندرگاہ پر اچانک حملہ کرکے جاپان نے امریکن بیڑے کو اپاہج کر دیا ہے مگر بحرالکاہل میں اس کی برتری لمبے عرصہ تک قائم نہیں رہ سکتی۔ اگرچہ ممکن ہے۔ اتحادیوں کو وہ کاری ضربات لگا سکے۔

لیبیا کی جنگ کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہم نے سوچا کچھ اور تھا۔ مگر ہُوا کچھ اور۔ بعض اوقات تقدیر کے آگے تدبیر کی پیش نہیں جاتی۔ وہاں جنرل رومیل کے ۶۱ ہزار اور ہمارے صرف ۱۸ ہزار سپاہی کام آئے۔ مغربی صحرا میں اب ایک نئی لڑائی چھڑ چکی ہے۔ اور میں یہ نہیں بتا سکتا کہ حالت وہاں کیسی ہے۔ مگر ہمارا مقابلہ جنرل رومیل جیسے شاطر اور دلیر جرنیل سے ہے جو اپنے کارناموں کی وجہ سے بہت بڑا جرنیل تسلیم کیا جا چکا ہے۔ آپ نے کہا۔ ہریس انگلستان اس لئے آیا تھا۔ کہ یہاں بعض حلقوں سے تعلقات پیدا کرکے میری وزارت کو توڑ دے اور ایسی وزارت یہاں قائم کرائے جو ہٹلر کی مجوزہ شرائط پر اس کے ساتھ صلح کرے۔ آپ نے یہ بھی کہا۔ کہ اس وقت سنگاپور میں ساٹھ ہزار اتحادی فوجیں ہیں۔ آسٹریلیا کو سپریم وار کونسل میں جگہ دے دی گئی ہے۔ جرمن اور اٹلی کی طاقتوں کے علاوہ جو ہمارے خلاف نبرد آزما ہیں۔ جاپان کے پاس ستر ڈویژن فوج ہے۔ دنیا کی بحری طاقتوں میں اسے تیسرا درجہ حاصل ہے۔ اس کے پاس بہت بڑی ہوائی طاقت موجود ہے۔ اور آٹھ، نو کروڑ ایشیائی جنگجو اس کے اشارے پر لڑنے مرنے کو تیار ہیں۔

لنڈن۔ ۲۷ر جنوری۔ بحری وزارت نے اعلان کیا ہے۔ کہ برطانیہ کا بہت بڑا جنگی جہاز "بہرام" جو ۳۱ ہزار ٹن وزن کا تھا۔ اور جس پر دس لاکھ پونڈ لاگت آئی تھی۔ ۲۵ر نومبر کو غرق ہوگیا تھا۔ مگر فوجی مصلحتوں کے ماتحت ابتک اس واقعہ کو مخفی رکھا گیا۔ خود دشمن کو بھی اس کا علم نہ تھا۔

قاہرہ۔ ۲۷ر جنوری۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ لیبیا میں لڑائی کا زور ابھی تک مسوس کے شمال اور شمال مشرق میں ہے۔ بیدا بیلے کے شمال میں صورت حال ویسی ہی ہے برطانی ہوائی جہاز بہت سرگرم رہے۔

رنگون۔ ۲۷ر جنوری۔ ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ شہر مولمین کا کنٹرول فوجی حکام کے حوالہ کر دیا گیا ہے۔ برطانی فوج نے مرگوئی کا شہر خالی کر دیا ہے۔ اور تمام ذخائر وغیرہ وہاں سے نکال لئے گئے ہیں۔ دشمن کے طیاروں نے رات کے نو بجے شہر پر بم باری کی۔ مگر نقصان معمولی ہوا۔ دشمن نے اشتہار بھی پھینکے۔ کوالالمپور پر جاپانیوں کے قبضہ کے وقت ملایا کا ہندوستانی ایجنٹ وہاں سے نکل نہیں سکا۔ اور اب مفقود الخبر ہے۔ حکومت ہند نئے ایجنٹ کے تقرر کے سوال پر غور کر رہی ہے۔

سنگاپور۔ ۲۷ر جنوری۔ کل ہماری زبردست مزاحمت اور بم باری کے باوجود جاپانیوں نے مشرقی ملایا میں اینڈرڈ کے مقام پر فوجیں اور کچھ موٹر گاڑیاں اتار دیں کئی کشتیاں ڈبو دی گئیں۔ آبنائے میکاسر میں جاپان کے ایک جنگی جہاز کو تباہ کر دیا گیا۔

بٹاویہ۔ ۲۷ر جنوری۔ ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ دشمن نے کیلنڈاری کے مشرقی ساحل کے چند مقامات پر قبضہ کر لیا ہے۔

لنڈن۔ ۲۸ر جنوری۔ مسٹر چرچل نے کامنز میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اگر تین چار ماہ قبل ہم شور وغوغا کرنے والوں کے سامنے جھک کر فرانس یا ڈنمارک پر فوج کشی کر دیتے تو میں حیران ہوتا ہوں۔ کہ ہمارا کیا حشر ہوتا۔ اس صورت میں ہماری تمام طاقت وہاں ضائع ہو جاتی۔ اور دوبارہ ایک ڈنکرک ہمارے لئے پیدا ہو جاتا۔

ڈبلن۔ ۲۸ر جنوری۔ شمالی آئرلینڈ میں امریکن فوجیں پہنچ گئی ہیں۔ مسٹر ڈی ویرا نے اس کے خلاف پروٹسٹ کرتے ہوئے کہا۔ کہ اس بارہ میں آئرش گورنمنٹ سے کوئی مشورہ نہیں کیا گیا۔

دہلی۔ ۲۷ر جنوری۔ حکومت ہند نے ایک آرڈیننس نافذ کرکے صوبائی حکومتوں کو اختیار دیا ہے کہ وہ موٹر ڈرائیوروں کی خدمات جب چاہیں حاصل کر سکتی ہیں۔ اس غرض سے ڈرائیوروں کی مکمل فہرستیں تیار کی جائینگی۔

کلکتہ۔ ۲۷ر جنوری۔ سڑکوں اور راستوں میں ریت کے بورے کھڑے کرکے پناہ گاہیں تیار کی جا رہی ہیں۔ جن میں ہوائی حملہ کے وقت پولیس مین اور سوک گارڈ پناہ لے سکیں۔ نیز فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ کم سے کم ۲۱ ہزار اشخاص کے لئے تین دن تک کا راشن سٹاک کر لیا جائے کلکتہ سے پچاس ہزار مزدور باہر جا چکے ہیں۔ اب ایک خاص افسر مقرر کیا گیا ہے۔ جو مزدوروں کو شہر نہ چھوڑنے کی ترغیب دیگا۔

ملبورن۔ ۲۷ر جنوری۔ معلوم ہُوا ہے کہ نیوگنی میں جاپانی سرگرمیاں کافی مضبوط ہیں۔ آسٹریلین ہوائی فوج کی مدافعت جاری ہے۔ رابول میں جاپانی جمعیت کافی ہے۔ اور وہ وہاں بری اور ہوائی سرگرمیوں کی تیاریاں کر رہے ہیں۔

لاہور۔ ۲۷ر جنوری۔ بیوپار منڈل نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ۳۰ر جنوری سے تمام صوبہ میں عدم ادائیگی ٹیکس کی مہم کا آغاز کر دیا جائے۔

سڈنی۔ ۲۷ر جنوری۔ ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے کہ نیوگنی کی اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ برطانی فوجی دستے رابول میں پہنچ گئے ہیں۔

دہلی۔ ۲۷ر جنوری۔ ریڈکراس سوسائٹی کے ہیڈکوارٹر جنیوا سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ جاپان اور شنگھائی میں بسنے والے ہندوستانی بالکل محفوظ ہیں۔

اوٹاوہ۔ ۲۷ر جنوری۔ کینیڈا کے وزیر اعظم نے ہاؤس آف کامنز میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ کینیڈا حملہ سے محفوظ نہیں ہیں۔ بحرِاوقیانوس کے رستوں کی حفاظت کے قابل ہونا چاہیئے۔

چنگنگ۔ ۲۷ر جنوری۔ چین کے فوجی حلقوں کا بیان ہے کہ اس وقت جنوب مغربی بحرالکاہل میں قریباً پانچ لاکھ جاپانی فوجیں برسرِپیکار ہیں۔ ملایا میں پانچ ڈویژن۔ فلپائن میں چھ ڈویژن۔ تھائی لینڈ میں چار ڈویژن اور نیوگنی میں دو ڈویژن۔ یہ تمام فوج برما کو گھیرے میں لینے کے لئے سرتوڑ کوشش کر رہی ہے۔

لنڈن۔ ۲۷ر جنوری۔ مسٹر چرچل نے اپنی تقریر کے دوران میں کہا کہ برطانی وزارت میں کوئی تبدیلی نہیں کی جا سکتی۔

لنڈن۔ ۲۷ر جنوری۔ وزیر مالیات نے دارالعوام میں بیان کیا کہ حکومت برطانیہ اور حکومت امریکہ نے یونان کو ساٹھ ہزار ٹن گندم بھیجنا منظور کر لیا ہے۔

لنڈن۔ ۲۷ر جنوری۔ مسٹر چرچل نے اپنی تقریر میں کہا کہ امریکن بیڑا اور امریکن فوج برطانیہ کی حفاظت کے لئے آئے گی بلکہ اسکے چند دستے برطانیہ پہنچ بھی چکے ہیں۔

ٹوکیو۔ ۲۷ر جنوری۔ جاپانی ہائی کمانڈ نے مان لیا ہے کہ چار فوج بردار جہاز اور چند آب دوزیں بالک پاپن کے قریب غرق ہو گئے ہیں۔

لنڈن۔ ۲۷ر جنوری۔ برطانیہ میں اسلحہ سازی کی رفتار کو تیز تر کرنے کے سوال پر غور کرنے کے لئے چند ماہرین کی ایک سب کمیٹی مقرر کی گئی ہے۔

لنڈن۔ ۲۷ر جنوری۔ مسٹر چرچل نے اپنی تقریر میں کہا کہ اگر ہم نے اپنی طاقت کو محفوظ رکھا۔ تو مشرق بعید میں صورت حالات جلد پلٹا کھائیگی۔ ورنہ جاپان کی بحری طاقت کی برتری دیر تک قائم رہے گی۔ اور وہ اتحادی طاقتوں کے لئے بہت تکلیف دہ ہوگی۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی۔